غلام احمد قادیانی

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

نمبر رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی ۱۲ بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۲۰)

مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ مطابق ۲۴ر محرم سنہ ۱۳۴۳ھ

جلد (۱۲)

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام خاندان میں الحمدللہ ہر طرح خیریت ہے۔ (۲) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے چھوٹے لڑکے کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے (۳) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال میں خیریت ہے (۴) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت بخیریت ہیں۔ اور ان دنوں معہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے انگریزی مضامین کی تیاری میں مصروف ہیں (۵) قادیان میں ملیریا بخار کی شکایت زیادہ ہو رہی ہے۔ مگر الحمدللہ ہیضہ کا کوئی اور کیس سننے میں نہیں آیا تاہم چونکہ موسم خراب ہے اس لئے جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ہیضہ کے متعلق بعض احتیاطی تجاویز کا اعلان فرمایا ہے (۶) حضرت صاحب کے ساتھ ولایت جانیوالے احباب کے اہل و عیال میں خیریت ہے۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے بچوں اور مولوی رحیم بخش صاحب کے چھوٹے بھائی مصلح الدین کو بخار کی شکایت تھی۔ مگر اب الحمدللہ آرام ہے (۷) مسٹر محمد حسن صاحب سیلونی جو کئی سال سے دارالامان میں دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے اپنے وطن روانہ ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں تبلیغ دین کی توفیق دے (۸) گذشتہ ایام میں حسب ذیل اصحاب تشریف لائے۔ سید دلاور شاہ صاحب لاہور سے۔ منشی بدرالدین صاحب۔ منشی عبداللہ صاحب سرگودہ سے۔ میاں خیر الدین صاحب لدھانہ سے۔ میاں نظام الدین صاحب نجیب آباد سے۔ چودھری غلام سرور صاحب علاقہ منٹگمری (۹) منشی محمد اسمٰعیل صاحب

نظم

مشرق و مغرب کو آپس میں ملائے قادیاں

از جناب ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مہاجر قادیان

قادیاں سے کیا ادا ہو گی ثنائے قادیاں
ہے ثنا خواں قادیاں کا خود خدائے قادیاں

قادیاں ہے جاذبِ انوارِ دینِ مصطفےٰ
نورِ اسلام اب کہاں ہے ماسوائے قادیاں

قادیاں ہے کاشفِ اسرارِ مکّہ آجکل
اب جسے جانا ہو مکّہ ہو کے جائے قادیاں

قادیاں تو نے کیا اظہارِ دینِ حق تمام
تو نے دینِ باطلہ سارے مٹائے قادیاں

قادیاں تو نے کیا اونچا علم اسلام کا
تو نے بے دینوں کے سب جھنڈے گرائے قادیاں

قادیاں ہے خاک تیری سُرمۂ نورِ بصر
تاکہ نابینا کو تو بینا بنائے قادیاں

قادیاں کے تھے ازل سے منتظر شمس و قمر
ماہِ رمضاں میں گہن اپنے دکھائے قادیاں

قادیاں تیرے مقدر میں ازل [illegible] اشرف
مُصلحِ آخر زماں ہو گا ہُمائے قادیاں

قادیاں تیرا جو مہدی ہے مجدد ہی نہیں
قادیاں گمنام تھا پر اب خدا کے فضل سے
قادیاں تیرے کمالات و خوارق دیکھ کر
قادیاں دارالاماں ہے اسلئے بھینے تری
قادیاں خواجہ ہو یا ہو بندہ خواجہ کوئی
قادیاں کی یاد میں ہیں مومن و کافر سبھی
قادیاں کے مومنو! ہمت کرو بڑھتے چلو
قادیاں کے دوستو! اب دور ہے تبلیغ کا
قادیاں وہ چھانتے ہیں بحر و بر کو اس لئے
قادیاں گو کام مشکل ہے مگر تیرا ہی ہے
قادیاں اللہ کی تائید اور نصرت تری

وہ نبی ہے اسمیں شک کوئی نہ لائے قادیاں
ہے مقام احمدؑ و محمود جائے قادیاں
ہینے نگری میں تری ڈیرے جمائے قادیاں
چار دیواری میں آکے سر چھپائے قادیاں
تجھ کو بن فضل خدا کس طرح پائے قادیاں
اپنے اپنے فکر میں کرتے ہیں ہائے قادیاں
ساری دنیا کو کرو زیر لوائے قادیاں
کرتے ہیں فضل عمر دورہ برائے قادیاں
مشرق و مغرب کو آپس میں ملائے قادیاں
کیونکہ ذو القرنین بھی ہے پیشوائے قادیاں
مشکلوں کو حل کرے تجھ سے کرائے قادیاں

قادیاں صابر ہے لیکن ہجر میں بیتاب ہے
اے خدا محمود تیرا جلد آئے قادیاں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا پتہ

اگر کوئی صاحب براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تار یا خط بھیجنا چاہیں۔ تو تار کا پتہ یہ ہے:-

Hazrat Care of
Coupan. London

اور خط کا پتہ یہ ہے:-

Khalifatul Masih
Care of Messrs Thomas
Cook and Son
Ludgate Circus
London

ان ہر دو پتوں میں کوئی تبدیلی یا کمی بیشی نہ کی جائے۔ بعینہٖ یہی الفاظ ہونے چاہییں۔ اگر اس پتہ میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ یا کوئی اور لفظ بڑھایا گیا۔ تو ممکن ہے کہ وہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں نہ پہنچ سکے۔

ہیضہ سے حفظ ماتقدم کے ہدایات

چونکہ ان ایام میں ہیضہ کی عام شکایت سنی جاتی ہے۔ اس لئے احباب کو حسب ذیل ہدایات پر جو جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے رفاہ عام کے لئے فرمائی ہیں۔ خاص طور پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ (۱) ان ایام میں باسی کھانا۔ ناشپاتی (ناکھ) امرود۔ کھیرا پھوٹ۔ تجھٹ نہیں کھانا چاہیئے (۲) اسی طرح دیگر ثقیل اشیاء مثلاً پکوڑے۔ دہی بھلے۔ پوڑے۔ پراٹھے وغیرہ نہیں کھانے چاہییں (۳) کھانا زیادہ نہیں کھانا چاہیئے۔ کھانا کچا نہیں ہونا چاہیئے اروی یا ایسی ہی کوئی ثقیل سبزی بھی استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ (۴) ایسی مٹھائی یا دہی وغیرہ نہیں کھانا چاہیئے۔ جس پر مکھیاں بیٹھ چکی ہوں (۵) زود ہضم کھانا کھانا چاہیئے۔ پھل مثلاً انار انگور اور ترش اشیاء مثلاً سرکہ۔ لیموں۔ اچار۔ پیاز۔ چٹنی پودینہ وغیرہ مفید ہیں (۶) ان ایام میں مسہل خصوصاً نمکین یا سالٹ خطرناک ہے (۷) جو سبزی وغیرہ بازار سے خریدی جائے۔ وہ اچھی طرح صاف پانی سے دھولی جایا کرے (۸) اگر ہاضمہ میں فتور ہو۔ تو ایک وقت کا فاقہ سب سے بہتر علاج ہے۔ لیمونیڈ اور برف کا پانی اچھا ہے (۹) کھانے کی کوئی چیز اس طرح کھلی نہ ہو کہ اس پر مکھیاں بیٹھیں (۱۰) دودھ وغیرہ گھر میں دوبارہ اُبال کر استعمال کیا جائے۔ پاخانوں اور نالیوں کی صفائی کا خصوصاً اہتمام رکھا جائے فینائل چھڑکی جائے (۱۱) اگر کسی مریض یا اسکے گندے کپڑوں کو... ہاتھ لگ جائے۔ تو اسے اچھی طرح مانج کر دھویا جائے (۱۲) آخر میں یہ خاص ہدایت ہے کہ دعا و استغفار جو ہر بیماری کا حقیقی علاج ہے۔ معمول سے زیادہ اسکی طرف توجہ کی جائے:

بشارت عظمیٰ

اعتذار

پورٹ سعید سے قدس تک کے سفر میں مجھ کو اتنی فرصت نہیں مل سکی۔ کہ اخبار کے لئے ہفتہ وار چٹھی لکھ سکتا۔ آج میں صرف اسی بشارت عظمیٰ پر کفایت کرتا ہوں کہ ۲ راگست ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز با جماعت (سنن) ادا کرکے جماعت کے لئے بہت بڑی دعا کی۔ دعا سے پہلے اس فہرست کو جو دعا کے لئے تیار کی ہوئی ہے آپ نے دیکھا۔ اور پھر نماز کے ہر رکن میں بہت لمبی دعا کی۔ بعد ظہر و عصر آپ مسجد عمر میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی۔ اس مقام پر سجدہ میں حضرت نے بہت لمبی دعا کی۔ صرف ایک سجدہ نماز کے لئے کیا۔ خدا ان دعاؤں کو ہمارے حق میں سُنے۔

(مفصل پھر)

خاکسار عرفانی

جماعت احمدیہ نیروبی کا تار

مخالفین کا مباحثہ سے فرار

ملک احمد حسین صاحب نے ۸ تاریخ دو بج کر ۵۰ منٹ پر نیروبی (افریقہ) سے حسب ذیل تار بنام الفضل بھیجا۔ جو ۱۰ تاریخ یہاں ملا۔ "مبارک ہو۔ بے نظیر فتح ہوئی ہے۔ ایک بہت بڑے مجمع میں سنیوں نے باوجود چیلنج مناظرہ منظور کرنے کے پھر انکار کر دیا۔ حالات کے متعلق خط لکھا گیا ہے"

الفضل کی سہ ماہی قیمت سوا دو روپے

بعض لوگ صرف تین ماہ کے لئے اخبار جاری کرا رہے ہیں۔ اخبار کی سات روپے سالانہ قیمت ہفتہ میں دو بار کے لئے ہے۔ اور اس سہ ماہی کے اخراجات کا اضافہ صدا ماعات ان سے وصول ہوگا۔ لیکن یہ سہ ماہی والے اصحاب مستقل خریدار نہیں معلوم ہوتے۔ اس لئے سہ ماہی قیمت دو روپے چار آنے ہو جائیگی۔ چار ماہ کی قیمت تین روپے ہوگی۔ چھ ماہ کی [illegible] المشتہر مینیجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۲۴ء

فداکاران اسلام کے آلام و مصائب

احمدیان کابل کی داستانِ مظلومیت

(نمبر ۲)

سُنا گیا تھا کہ موجودہ والیئے کابل نے ہر مذہب کے لوگوں کو مذہبی آزادی دے دی ہے۔ اور کسی سے اختلاف عقائد کی وجہ سے تعرض نہیں کیا جاتا۔ ممکن ہے دیگر مذاہب کے متعلق یہ بات درست ہو۔ لیکن احمدیوں کے متعلق تو اس میں ذرا بھی شائبہ صداقت نہیں۔ احمدی اسی طرح ستائے اور دُکھ دیئے جا رہے ہیں۔ جس طرح پہلے ستائے جاتے تھے احمدیوں کے لئے اب بھی جہنم سے بدتر جیل کابل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیاں اسی طرح کھلی ہیں جس طرح پہلے کھلی تھیں اس ملک میں ہندوؤں کو جو ایک خدا کی بجائے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ سارے حقوق حاصل ہیں۔ اور حکومت ان کی ہر طرح نہ صرف حفاظت کرتی ہے۔ بلکہ ان کی خاطر گائے کا گوشت استعمال کرنا بھی ترک کر دیا گیا ہے۔ جس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ لیکن اسلام کا دعویٰ کرنیوالے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے اور دین اسلام کی خاطر اپنے مال اور جانیں قربان کر دینے والے احمدیوں کو وہاں سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں کی اور حکومت نہ صرف ان کی حفاظت نہیں کرتی۔ اور ظالموں کے ظلم سے انہیں نہیں بچاتی۔ بلکہ اپنے جیلخانوں کو ان سے آباد کرتی رہتی ہے

ناظرین اخبار اپنے اس مجاہد بھائی کا حال سن چکے ہیں۔ جس کا نام نعمت اللہ خان ہے۔ اور جو ان دنوں کابل کے جیل خانہ کی ایسی تیرہ و تار کوٹھڑی میں بند ہے۔ جہاں روشنی کا گذر بھی ناممکن ہے۔ اس کا کوئی قصور۔ کوئی گناہ۔ کوئی جرم سوائے اس کے نہیں۔ کہ وہ احمدی ہے۔ اور اس نے اس نور کو ظلمت کہنے سے انکار کر دیا۔ جس نے اس کی آنکھوں کو منور اور دل کو مسرور کیا۔ اور جس کی وجہ سے اسے رُوحانی زندگی حاصل ہوئی۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اُسے صبر اور استقلال عطا فرمائے۔ اس پر صبر اور سکینت نازل کرے۔ اور اس کے وجود کو احمدیت کے لئے مفید ترین وجود قرار دے

جس جگہ کا نام "قید خانہ" ہو۔ وہ ہر ملک کی ہی تکلیف دہ جگہ ہوتی ہے۔ لیکن وہ لوگ جنھوں نے ہندوستان کے جیل خانوں کی حالت کو دیکھا۔ اور انہیں دُنیا میں جہنم کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ وہ کابل کے جیل خانہ کی حالت کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ چہ جائیکہ اس کا کوئی نام تجویز کریں یکے بعد دیگرے نہایت تنگ اور تاریک کوٹھڑیاں ہوتی ہیں جن میں ہوا اور روشنی کا قطعاً گذر نہیں ہوتا۔ ان میں بند رکھا جاتا ہے۔ اور اس مصیبت پر مصیبت یہ ہوتی ہے کہ قیدی کو اپنی خوراک کے لئے خود انتظام کرنا ہوتا ہے اگر باہر سے کسی نے اس کے لئے کچھ بھیجدیا۔ اور اس تک پہنچ گیا۔ تو اس نے کھا لیا۔ ورنہ بھوکا پڑا رہیگا۔ یا اس سے گداگری کرائی جائیگی ؛

اسی قسم کے حالات میں آجکل ہمارا عزیز اور پیارا بھائی نعمت اللہ خان بھی گھڑیاں گذار رہا ہے۔ اور ایسے ہی جیلخانہ کی کسی تاریک کوٹھڑی کو روشن کئے ہوئے ہے۔ جس کا ذکر اُوپر آچکا ہے۔ لیکن کیا ان دردناک تکالیف اور مصائب نے اس کے دل پر ذرا بھی اثر کیا ہے۔ اور اس کے حوصلہ اور قوت میں کچھ بھی اضمحلال پیدا کیا ہے۔ ہرگز نہیں! اور قطعاً نہیں۔ بلکہ اسکی مظلومیت اور بے گناہی نے جوش صداقت و حقانیت کے ساتھ ملکر اس کے دل میں ایسی قوت پیدا کر دی ہے کہ اس میں بھی اُسے خاص قسم کا کیف اور سرور حاصل ہو رہا ہے۔ اس شہید مذہب و ملت کے ساتھ کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جب کبھی وضو یا رفع حاجت کے لئے نکلتا ہے۔ تو ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔ اس وقت تک اسے یکے بعد دیگرے چوتھی کوٹھڑی میں تبدیل کیا گیا ہے۔ یعنی آگے پیچھے کوٹھڑیوں کی جو قطار ہوتی ہے۔ اس قطار میں سے چوتھی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے۔ ان کوٹھڑیوں میں روشنی کا دروازہ صرف پہلی کوٹھڑی کا ہوتا ہے۔ باقی سب اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے چوتھی کوٹھڑی کی تاریکی اور ظلمت میں بیٹھ کر جو الفاظ اس دین پر قربان ہونے والے کے مُنہ سے نکل سکتے۔ اور دل ربا بلبل رہے است کی بے تار خبر رسانی کے ذریعہ سے ہمارے کان میں گونج رہے ہیں۔ وہ یہ ہیں :-

"جتنا زیادہ اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اتنی ہی زیادہ دلی روشنی اور اطمینان خاطر عطا فرماتا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی اس جری اور بہادر احمدی نے اپنے بھائیوں کو جو پیغام پہنچایا۔ اس کا ایک ایک لفظ نہایت دردناک ہونے کے علاوہ دین کے لئے فداکاری اور قربانی کے لئے تیاری کا نہایت روشن نمونہ ہے۔ اور وہ یہ ہے :-

"میرے احمدی بھائی دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہمیشہ خدا تعالیٰ سے قید خانہ میں بھی دُعا کرتا ہوں۔ کہ الٰہی اپنے اس نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ قید خانہ سے رہائی بخش۔ یا قتل سے نجات دے۔ بلکہ میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندہ نالائق اور گنہگار کے وجود کے ہر ایک ذرہ کو اسلام پر فدا کر۔ اگر اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر نے میرے لئے موت کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ تو براہ کرم اس خادم حقیر اور نابکار کا کتبہ بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کے زمرہ میں لگا دیا جائے۔ خادم کا نام نعمت اللہ خان ولد امان اللہ خان عمر ۳۴ سال ہے۔

میرے احمدی بھائی آگاہ رہیں کہ دین کی خدمت میں اپنے دینی بھائی کو استوار دیکھیں گے۔ انشاءاللہ اور میرے مرنے سے نہ ڈریں۔ کیونکہ آزادی کے وقت سے اب میں قید خانہ میں ہزار درجہ زیادہ لذت پاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے۔ کہ موت کے بعد اس سے بھی زیادہ لذت حاصل ہوگی"

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ وہاں سے کسی خبر کا اور وہ بھی کال کوٹھڑی میں بند رہنے والے مجاہد کی خبر کا یا اس کے مُنہ کے الفاظ کا یہاں تک پہنچنا آسان بات نہیں لیکن یقین جانئے۔ مذکورہ بالا پیغام اس بہادر احمدی کے قلب سے نکلا۔ اور ہمارے کانوں تک پہنچا ہے۔ جسے ساری جماعت تک پہنچانے کا ہم فخر حاصل کر رہے ہیں۔

یہ پیغام کیا ہے۔ سوئے ہوؤں کو جگانے والا اور قلوب میں دین پر نثار کر دینے والی برقی رَو پیدا کرنے والا ہے خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو ایسی ہی طاقت اور قوت نصیب ہو۔ اور دین کے راستہ میں ہر ایک تکلیف اسی طرح راحت نظر آئے۔

جس دل میں دین پر فدا ہونے کے لئے اس قدر جوش اور ایسا ولولہ پایا جائے۔ جو مذہب کی خاطر قید و بند کو آزادی

ترجیح دے۔ اور جو مرنے کے بعد زندگی سے زیادہ آرام و اطمینان حاصل ہونے کا یقین رکھے۔ اسے قید کر کے یا تکالیف پہنچا کر کوئی حکومت سوائے اسکے کیا حاصل کر سکتی ہے کہ اس سرفروش کے غم و فکر میں گھلنے اور بے تاب ہونیوالے بے شمار دلوں کی آہ لے۔ اور ایسی آہ لے۔ جس کے متعلق صحیح طور پر کہا گیا ہے ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

حکومت کابل کی خدمت میں ہم نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں۔ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اس مظلوم اور بے کس احمدی کی دادرسی کی طرف توجہ کرے۔ اور اسے قید سے رہا کر دے۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ ایک بے گناہ مصیبت میں پڑا ہوا ہے۔ یہ قید ان مقاصد کے لئے بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ جو اس سے سمجھے گئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید اور ان کے شاگردوں کی شہادت نے حکومت کے مصالح کو کیا تقویت بخشی۔ کہ اب کسی اور مظلوم کی مظلومیت فائدہ دے سکیگی۔ احمدیت کی ترقی اس قسم کے جبر سے نہ صرف رُک نہیں سکتی۔ بلکہ اور زیادہ تیزی کے ساتھ ہوگی۔ اور اس طرح کے تشدد سے حق اور صداقت دب نہیں سکتی۔ بلکہ اور زیادہ اُبھرے گی۔ مگر کسی عادل اور منصف حکمران کی شان کے قطعاً یہ خلاف ہے کہ اپنی رعایا کے کمزور ترین اور بے کس حصہ کو محض اسلئے آلام و مصائب میں مبتلا کرے۔ کہ شورش انگیز اور فتنہ پرداز طبقہ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔ بلکہ اس کا اولین فرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس تمام مخلوق کو جس پر اسے حکومت دی گئی ہو ایک ہی آنکھ سے دیکھے۔ اور ہر مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بچائے۔ خواہ مظلوم کتنا ہی کمزور اور بے کس کیوں نہ ہو اور ظالم کتنا ہی اثر اور رسوخ کیوں نہ رکھتا ہو ؛

والئے کابل اپنے ملک کی ترقی اور بہبودی کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بہت مبارک بات ہے۔ لیکن ترقی کے تمام ذرائع سے بڑھ کر بے کس اور بے گناہ رعایا کو مظالم سے نجات دینا اور تشدد و سختی سے بچا کر آرام پہنچانے کی کوشش کرنا ہے۔ ورنہ بعض اوقات کسی ایک مظلوم کی آہ بڑی بڑی پائدار اور باعظمت سلطنتوں کا تختہ اُلٹ دے سکتی ہے ؛

پس ہم والئے کابل کی خدمت میں نہایت ادب مگر اصرار کے ساتھ یہ عرض کرینگے۔ کہ وہ مظلوم احمدیوں اور اس وقت خاص کر نعمت اللہ خان کے حال زار پر رحم فرماویں۔ اور اُسے قید سے آزاد کر دیں۔ یہ گذارش ہم اس لئے بھی کر رہے ہیں کہ ہمارے دل اپنے اس محترم اور عزیز بھائی کی تکالیف اور مصیبتوں سے پاش پاش ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں اسقدر رنج اور صدمہ پہنچ رہا ہے۔ جسے الفاظ کے ذریعہ ظاہر کرنا ناممکن ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں وہ محبت اور ہمدردی بھی مجبور کر رہی ہے۔ جس کی تلقین ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مخلوق کے متعلق عموماً اور مسلمانوں کے متعلق خصوصاً کی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک کسی زبردست کا زیر دست احمدیوں پر ظلم کرنا یا ظلم کو روا رکھنا اس کے لئے زہر ہلاہل کا پیالہ پینے اور آگ سے کھیلنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ زہر قاتل اس کے جسم کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور آگ بھی اس کے جسم کو ہی ضرر پہنچا سکتی ہے لیکن احمدیوں پر محض اس لئے ظلم کرنا کہ کیوں انہوں نے اس برگزیدہ خدا کو قبول کیا۔ جو دُنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے اور صداقت اسلام کا ڈنکا بجانے کے لئے آیا خدا کے غضب کو بھڑکانے والا اور دین و دُنیا اور جسم و روح دونوں کو تباہ کرنیوالا ہے۔

پس ہماری اس مخلصانہ درخواست پر نہایت تحمل اور دُور اندیشی سے غور کرنا چاہیئے۔ اور ہمیں ممنون کرتے ہوئے اپنی بہتری اور بھلائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے ؛

ایک لیڈر کے احکام کی تعمیل

جناب مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے پچھلے دنوں لکھنؤ میں تقریر کرتے ہوئے حاضرین کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا:۔

"اگر آپ کو آزادی کی خواہش ہے۔ تو آپ کو ایک لیڈر کے احکام کی تعمیل اور اسی لیڈر کی رہنمائی میں، ملک کی آزادی کی جدوجہد میں مستقل اور فیصلہ کن قدم بڑھانا چاہیئے یہ لیڈر مہاتما گاندھی جی ہیں۔ اور یہی آپکو سوراج کے آخری منازل طے کرا سکتے ہیں۔" (نجات، ۲ جولائی ۲۴ء)

قطع نظر اس سے کہ گاندھی جی کی رہنمائی میں قدم بڑھانے سے سوراج کے آخری منازل طے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ ہمیں شک نہیں کہ ہر ایک مقصد اور مدعا میں کامیاب ہونے کے لئے یہ ضروری ہے، کہ ایک لیڈر کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ بیشک جناب آزاد آزادی کی جدوجہد میں گاندھی جی کے احکام کی تعمیل کرنے کا ارشاد فرمائیں لیکن کبھی انہوں نے یہ بھی غور فرمایا کہ مسلمانوں کو سوراج کی نسبت مذہب کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور انگریزوں سے اپنا ملک آزاد کرانے کی بجائے اپنے آپ کو شیطان کے تصرف سے آزاد کرانے کی زیادہ حاجت ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ اور اسکے درست ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ جناب سنوی صاحب کا وہ سلسلہ مضامین جو انہوں نے خلافت ٹرکی کی تنسیخ اور مسلمانان ہند کے طرز عمل کے متعلق ارقام فرمایا تھا۔ اسکی تصدیق کر رہا ہے تو سوال یہ ہے کہ کبھی انہیں روحانی اور مذہبی لیڈر کی ضرورت کا بھی احساس ہوا ہے۔ اور انہوں نے لوگوں کو اس کے احکام کی تعمیل کا ارشاد بھی فرمایا ہے۔ اگر ملک کو آزاد کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کے نزدیک گاندھی جی کو ایسا لیڈر بنا دیا ہے۔ جن کے احکام ماننے پر سوراج حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ کے نزدیک اسلام اور اپنے رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اتنی بھی حقیقت نہیں۔ جتنی ہندوستان کی آزادی کی ہے کہ اسے اغیار کے حملوں سے اسلام کو بچانے اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے کوئی رہنما قرار دیا ہو۔ اگر اہل ہند کسی ایک رہنما کی رہنمائی کے بغیر سوراج حاصل نہیں کر سکتے۔ تو اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان کسی روحانی رہنما کی رہنمائی کے بغیر حقیقی اسلام پر قائم نہیں ہو سکتے۔ پھر کیوں اس طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور کیوں جناب آزاد صاحب بھی عالم اسلام ہونے اور "امام الہند" کا خطاب رکھنے کے باوجود مذہب کی طرف توجہ کرنے اور توجہ دلانے کی بجائے سوراج کے پیچھے پڑے ہیں۔ اور گاندھی جی کی پیروی میں منہمک ہیں۔ کیا اس کی وجہ یہی نہیں۔ کہ دنیا اور اسکی مرغوبات پر وہ آخرت اور اس کے انعامات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کے دین پر قائم ہونے کی بجائے خیالی سوراج کے پیچھے دوڑنے کو وہ زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اور خود بھی اسی دوڑ میں شریک ہیں ؛

سوراج کے لئے جدوجہد بُری نہیں۔ لیکن علماء کا مذہب کی نگہداشت اور اشاعت کو چھوڑ کر اس کے پیچھے پڑنا حد درجہ افسوسناک ہے۔ اور نہ صرف افسوسناک ہے۔ بلکہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام کی محبت اور اُلفت عوام تو الگ رہے عالم کہلانے والوں اور امامت کے دعویداروں کے سینوں سے بھی اس طرح نکل گئی ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلہ سے نکل جاتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ آپ کے ذریعہ دوبارہ اسلام دنیا میں قائم ہو۔ اور ہم علی الاعلان تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کو حقیقی مومن بننے اور آخرت و دنیا میں کامیاب ہونے کی خواہش ہے۔ تو آپ کو ایک لیڈر کے احکام کی تعمیل اور اسی لیڈر کی رہنمائی میں حفاظت اور اشاعت اسلام کی جدوجہد میں مستقل اور فیصلہ کن قدم بڑھانا چاہیئے یہ لیڈر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ اور یہی آپ کو کامیابی کے آخری منازل طے کرا سکتے ہیں ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ

خلیفہ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ہند

(فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۲۴ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ آیات پڑھیں:۔

اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ ھُوَ اَعْمٰی ط اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ۔ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ط (۱۳-۱۹)

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اولوالالباب ہیں۔ اور دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔ اُن کی ایک علامت یہ ہے۔ کہ جن کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا حکم ہے۔ ان کے ساتھ وہ تعلق پیدا کرتے ہیں:

خدا تعالےٰ سے تعلق

میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا۔ کہ سب سے پہلا وجود جس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا حکم ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی یہ شرط ہے۔ کہ کسی کو اس کی ذات میں یا صفات میں یا عبادت میں شریک نہ کیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کے احسانات کو یاد کر کے انسان ہمیشہ اس کی تعریف کرنے میں مصروف رہے: اور ہر حالت میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے۔ اور اس کیلئے ہر ایک دکھ اور تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ خدا تعالےٰ کی قضا پر راضی ہو۔ اور کسی مصیبت کے وقت خدا تعالےٰ سے منہ نہ پھیرے۔ بلکہ اس کی اطاعت میں آگے ہی قدم بڑھاتا جائے:

نبی سے تعلق

اللہ تعالےٰ کے بعد وہ وجود جس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا حکم ہے۔ وہ انبیاء کا وجود ہے۔ ان کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی یہ شرط ہے۔ کہ ہر ایک حکم میں ان کی اطاعت کرے۔ اور ان کے ساتھ ایسا رشتہ اور تعلق پیدا کرے۔ کہ اس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقات میں نہ پائی جاتی ہو:

خلیفہ سے تعلق

انبیاء علیہم السلام کے بعد تیسرا درجہ جس سے تعلق پیدا کرنے کا حکم ہے وہ خلفاء کا وجود ہے۔ خلفاء اللہ تعالےٰ کے نبیوں کے جانشین ہوتے ہیں۔ وہ نبیوں کے بعد ان کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ اور ان کی اطاعت بھی اسی طرح فرض ہے جیسا کہ نبیوں کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی اعلےٰ درجہ کا تعلق قائم کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ کے ماموروں اور نبیوں کیساتھ اور جیسا کہ یہ ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نبی کے ساتھ ایسا تعلق ہو۔ کہ اس کی نظیر دنیا کے رشتوں اور تعلقات میں نہ پائی جائے۔ ایسا ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ خلفا کے ساتھ جو نبیوں کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ ایسا ہی اعلےٰ درجہ کا تعلق پیدا کیا جائے۔ کہ اس کی نظیر دنیا کے رشتوں اور ناطوں میں نہ پائی جائے۔

خلیفہ کی اطاعت خدا پرستی ہے

جاہل اس کا نام پیر پرستی رکھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ پیر پرستی نہیں۔ خدا پرستی ہے۔ اگر خلیفہ کی اطاعت اور اس کے ساتھ تعلق اور محبت اور اخلاص کا رکھنا خلیفہ پرستی ہے۔ تو پھر نبی کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھنے کو بھی نبی پرستی کہنا چاہیئے۔ خلیفہ کی اطاعت اور اس سے اخلاص رکھنا دراصل اس نبی کی اطاعت اور اس نبی کے ساتھ اخلاص ہے۔ جس کا وہ جانشین ہوتا ہے۔ اگر اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ تو اس لئے کہ وہ ایک نبی اور مامور کا جانشین ہوتا ہے اس کی کسی ذاتی یا پرائیویٹ حیثیت کی وجہ سے نہیں۔ پس اس کی اطاعت دراصل اس کی اطاعت نہیں۔ بلکہ اس نبی کی اطاعت ہوتی ہے۔ جس کا وہ جانشین ہوتا ہے اور نبی کی اطاعت اور نبی سے محبت اور اخلاص کا تعلق اس کی ذاتی حیثیت کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اسلئے ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا کا بھیجا ہؤا۔ اور اللہ تعالےٰ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ پس خلیفہ ہو یا نبی۔ اس کی اطاعت اور اس سے محبت و اخلاص کا تعلق دراصل خدا تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کسی کی ذاتی حیثیت کی وجہ سے ایسا نہیں کیا جاتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ یعنی جس شخص کو میں کسی وفد یا جماعت کا امیر مقرر کرتا ہوں جو شخص ایسے امیر کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ اس امیر کی اطاعت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ اور جو شخص میری اطاعت کرتا ہے۔ وہ میری نہیں۔ بلکہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ پس جب ایک سفر کے امیر کی اطاعت بھی اس کی اطاعت نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ تو ایک نبی کے جانشین کی اطاعت تو بدرجہ اولےٰ اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ خلیفہ کو اللہ تعالےٰ خود مقرر کرتا ہے۔ پس جس وجود کو اللہ تعالےٰ خود اپنے نبی کا قایم مقام مقرر کرتا ہے۔ اس کی اطاعت ایسی ہی ہے۔ جیسے اس نبی کی اطاعت۔ اور چونکہ وہ نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے ہمارا تعلق اور اخلاص ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جیسا نبی سے ہوتا ہے۔ یعنی اس خلیفہ سے ایسا اعلےٰ درجہ کا تعلق ہونا چاہیئے۔ کہ دنیا کے رشتوں اور تعلقات میں اس کی نظیر نہ پائی جائے:

پیغامیوں کا الزام پیر پرستی

ہم پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے پیغامی اگر حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ تو مسیح موعود تو مانتے ہیں اور میں یہ گمان نہیں کرتا۔ کہ وہ مسیح موعود کی اطاعت اور آپ سے تعلق اخلاص و محبت آپ کے متبعین کے لئے ضروری نہیں سمجھتے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کی اطاعت اور آپ سے محبت و اخلاص کا تعلق ہر ایک احمدی پر واجب ہے۔ تو اس کے جانشین کی اطاعت اور اس سے اخلاص اور محبت کا تعلق بھی ہر ایک احمدی پر واجب ہونا چاہیئے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود کی اطاعت خود اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ تو خلیفۃ المسیح کی اطاعت بھی اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہونی چاہیئے:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب صاحب کو مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا افسر مقرر فرمایا اور جب حضرت نواب صاحب نے بعض کارکنوں کے متعلق کچھ شکایت کی۔ تو حضرت مسیح موعود نے ایک تحریری ارشاد مدرسہ میں بھیجا جس میں آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ جو شخص نواب صاحب کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ اور جو نواب صاحب کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ پس جب ایک صیغہ کے افسر کی اطاعت حضرت مسیح موعود کی اطاعت تھی تو حضرت مسیح موعود کے جانشین اور قایم مقام کی اطاعت بدرجہ اولےٰ حضرت مسیح موعود کی اطاعت ہے۔ اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی اطاعت خود اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ پس معلوم ہؤا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے خلیفہ کی اطاعت اور اس سے وفاداری اور جان نثاری کا تعلق خود حضرت مسیح موعود کی اطاعت اور خدا تعالےٰ کی اطاعت ہے:

خلفاء کی اطاعت میں ہمارا فائدہ

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبیوں یا

ان کے خلفاء کی اطاعت ہم پر کوئی بوجھ نہیں۔ کیونکہ اس میں ہمارا اپنا ہی فائدہ اور نفع ہے۔ کیونکہ ایسے تعلق کے ذریعہ سے ہم خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ اور یہ تعلق روحانی فیض حاصل کرنے کا ہمارے لئے ایک ذریعہ ہو سکتا ہے ؛

اطاعت امام کی ضرورت

اگر ہمارے مخالفین اس طرح اس امر کو نہیں سمجھ سکتے۔ تو ایک اور طریق سے سمجھ سکتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ احمدی جماعت مجاہدین فی سبیل اللہ کی ایک فوج ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اس فوج کے کمانڈر ہیں۔ اب کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ فوج کا ہر ایک سپاہی اپنے کمانڈر کا حکم ماننے کے لئے بلکہ اس کے حکم پر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو۔ اور اس کے ساتھ جان نثاری اور وفاداری کا تعلق رکھے۔ اگر ایک فوج کے سپاہیوں کی جان نثاری اور وفاداری ایک خوبی کی بات ہے۔ تو اگر احمدیہ جماعت اپنے امام کے ساتھ جان نثاری اور وفاداری اور اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتی ہے۔ تو یہ کیوں خوبی کی بات نہیں ہے۔ اور کیوں تمہارے نزدیک جائے اعتراض ہے ؛

امام جماعت احمدیہ کی خوبی

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فوج کی وفاداری اور جان نثاری دراصل اس فوج کی خوبی نہیں۔ بلکہ اس فوج کے کمانڈر کی خوبی ہوتی ہے جس نے اپنی مثال اور نمونہ کے ذریعہ۔ اپنے اثر اور کشش کے ذریعہ۔ فوج میں اطاعت کی ایک ایسی روح پیدا کر دی۔ کہ وہ اس پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اسی طرح اگر احمدیہ جماعت اپنے امام سے کامل اخلاص اور محبت اور جان نثاری اور وفاداری کا تعلق رکھتی ہے۔ تو یہ اس جماعت کی اتنی خوبی نہیں جتنی اس جماعت کے امام کی خوبی ہے۔ جس نے اپنے اعلےٰ درجہ کے نمونہ سے احمدی جماعت میں جان نثاری کی روح پیدا کر دی ہے۔ پس احمدیہ جماعت اگر اپنے امام پر مال اور جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو یہ دراصل امام جماعت کا کمال ہے۔ نہ کہ جماعت کا ؛

غیر مبایعین کا تعلق اپنے امیر سے

آخر لاہوری پارٹی کے لوگ بھی اسی جماعت سے نکلے ہوئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اپنے نام نہاد امیر سے ایسی جان نثاری۔ ایسے اخلاص اور ایسی محبت کا تعلق نہیں رکھتے۔ جیسا کہ احمدی جماعت اپنے امام سے رکھتی ہے یہ اسی بات کا نتیجہ ہے۔ کہ ان کا امیر جماعت احمدیہ کے اخلاص کو دیکھکر اور ان کے محبت کے آثار اور اظہار کو دیکھکر کڑھتا ہے۔ اور اس کا نام پیر پرستی رکھتا ہے۔

مبایعین اور غیر مبایعین میں فرق

لاہوری پارٹی اور احمدیہ جماعت میں یہ فرق کیوں ہے۔ آخر وہ بھی احمدی ہونے کے مدعی ہیں۔ اور احمدیہ جماعت سے ہی نکلے ہوئے ہیں تو اس فرق کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کے نام نہاد امیر میں وہ جذب نہیں۔ وہ قوت قدسیہ نہیں۔ وہ محبت الٰہی کی آگ نہیں۔ وہ قابلیت نہیں۔ وہ خوبیاں نہیں۔ وہ عربائیاں نہیں۔ وہ عرفان نہیں۔ وہ تعلق باللہ نہیں۔ وہ ہمدردی نہیں۔ وہ قرب نہیں۔ وہ اخلاق نہیں۔ وہ علم نہیں۔ وہ کمال نہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے امام میں خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنے امام پر کیوں جان نثار ہے۔ وہ اس سے کیوں عاشقانہ تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اور خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق حسن و احسان میں اپنے مقدس باپ کا نظیر ہے۔ پس جماعت احمدیہ پر اس وجہ سے خفا ہونے والے کیوں خفا ہوتے ہیں۔ وہ خدا سے جا کر لڑیں۔ جس نے جماعت احمدیہ کے امام کو ایسا بنایا ؛

دعا

آخر میں میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں حقیقی معنوں میں اپنے امام سے جان نثاری اور اخلاص کا تعلق پیدا کرنے اور پھر اس پر تادم مرگ قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

دو جنازے

دو جنازے ہیں۔ ایک میاں عبداللہ خاں صاحب کی خالہ زاد بہن کا۔ انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی۔ لوگوں کو علم نہ تھا۔ اس لئے ان کا جنازہ نہ پڑھا گیا۔ میں جمعہ کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا دوسرا جنازہ میاں محمد اسماعیل چنیبے والے کا ہے۔ جو فوت ہو گئے ہیں۔ وہاں کوئی جنازہ پڑھنے والا نہ تھا۔ اس لئے جنازہ پڑھا نہیں گیا۔ جمعہ کے بعد میں ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا ؛

آریہ سماج اور گاندھی

آنے والا مسیح اور مولوی ثناء اللہ امرتسری

کیا موعود کے ماننے میں نبی کریم صلعم کی ہتک ہے

الفضل ۸ر جولائی میں بعنوان "اس زمانہ کے نبی کو پہچانو" میں نے ایک مختصر سا مضمون لکھا تھا۔ اس کے جواب میں ۱۸ر جولائی کا اہلحدیث لکھتا ہے:۔

"مرزا صاحب کی مثال اگر کچھ ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ لاٹ صاحب کا اردلی لاٹ صاحب کی وجہ سے عزت پاتا ہے۔ جہاں لاٹ صاحب کی عزت ہوتی ہے۔ لاٹ صاحب کے طفیل اردلی کی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن دنیا جانتی ہے۔ کہ اصل عزت کا مستحق لاٹ صاحب ہے نہ کہ اردلی۔ ٹھیک اسی مفہوم کے ماتحت ہم نے اصل رسول کو پہچان لیا جس کی شان میں ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس لاٹ صاحب کے ہوتے ہوئے اردلی کی جانب متوجہ نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایسا کرنا موجب ہتک جانتے ہیں"

مولوی صاحب مذکور نے اس بات کو تو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ عذاب نبی کی بعثت کے بعد ہی آتا ہے۔ لیکن ان کے نزدیک حضرت مرزا صاحب کی طرف توجہ کرنے سے نبی کریم صلعم (فداہ ابی و امی) کی ہتک ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحب اردلی ہیں۔ اور نبی کریم صلعم لاٹ صاحب۔ لیکن کیا جب وہ مسیح آئے گا۔ جس کے لئے مولوی صاحب کی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ تو آپ اس کا بھی انکار کر دینگے۔ اور کہدینگے کہ اردلی کی طرف متوجہ ہونا موجب ہتک ہے۔ کیونکہ وہ مسیح بھی نبی کریم صلعم کا اردلی اور غلام ہو کر ہی آئے گا۔ (بقول ان کے)

مولوی صاحب! پھر کیا آپ یہ کہکر "کہ اصل عزت کا مستحق لاٹ صاحب ہے۔ نہ کہ اردلی" نبی کریم صلعم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا انکار نہیں کر رہے۔ اور چکڑالوی نہیں بن رہے۔ کیونکہ سب نبی اللہ تعالےٰ کے اردلی ہیں۔ اور اس کے غلام۔ جناب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اردلی جس حکم کو لے کر آتا ہے۔ اس کا نافرمان اور مقابلہ کرنے والا بھی باغی ہوتا ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس نے لاٹ صاحب کی ہتک کی ہے۔ پس لاٹ صاحب کی ہتک اردلی کے حکم نہ ماننے اور توجہ نہ کرنے میں ہے۔ نہ کہ اس کی طرف توجہ کرنے میں ؛

خاکسار:۔ اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل)

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

بقیہ ماہ اگست ۱۹۲۳ء

نمبر	نام	مقام
(۱۰۴۷)	اہلیہ صاحبہ عبدالستار صاحب	ریاست نابھہ
(۱۰۴۸)	غلام احمد	ریاست جموں
(۱۰۴۹)	محمد حسین	لاہور
(۱۰۵۰)	حاجی غنی اعرابی	بمبئی
(۱۰۵۱)	عبدالحفیظ	کلکتہ
(۱۰۵۲)	چراغ الدین	فیروز پور
(۱۰۵۳)	احمد الدین	ضلع جہلم
(۱۰۵۴)	حشمت علی	ریاست پونچھ
(۱۰۵۵)	پیر محمد	ضلع گورداسپور
(۱۰۵۶)	قاسم بیگ	〃
(۱۰۵۷)	میاں ضامن	〃
(۱۰۵۸)	جلال دین	〃
(۱۰۵۹)	غلام محمد	〃
(۱۰۶۰)	بڈھا	〃
(۱۰۶۱)	اہلیہ مستری غلام محمد	ضلع لدہانہ
(۱۰۶۲)	اسمٰعیل خاں	〃 پوری
(۱۰۶۳)	برکت علی	ضلع لائل پور
(۱۰۶۴)	مہر الدین	〃
(۱۰۶۵)	احمد الدین	ضلع سیالکوٹ
(۱۰۶۶)	اللہ دیا	〃
(۱۰۶۷)	اللہ رکھی	〃
(۱۰۶۸)	اہلیہ کرم داد	ضلع شاہپور
(۱۰۶۹)	عبدالرحمٰن	〃 اٹک
(۱۰۷۰)	جان محمد	〃 گورداسپور
(۱۰۷۱)	مولوی محرم علی شاہ	〃 گورکھپور
(۱۰۷۲)	احمد دین	〃 لدھیانہ
(۱۰۷۳)	خوشی محمد	〃
(۱۰۷۴)	محمد بخش	علاقہ سندھ
(۱۰۷۵)	محمد عارف	〃
(۱۰۷۶)	مٹھا خاں	〃
(۱۰۷۷)	کریم بخش	〃
(۱۰۷۸)	محمد رمضان	〃
(۱۰۷۹)	چوہدری اللہ بخش	ضلع میانوالی
(۱۰۸۰)	ابو فضل الدین	لاہور
(۱۰۸۱)	غلام احمد	ضلع سرگودہا
(۱۰۸۲)	چوہدری قائم دین	〃 گورداسپور
(۱۰۸۳)	〃 فضل الدین	〃
(۱۰۸۴)	فقیر محمد	〃
(۱۰۸۵)	روشن دین	〃
(۱۰۸۶)	اسمٰعیل	〃
(۱۰۸۷)	برکت بی بی	〃
(۱۰۸۸)	حیدر بی بی	〃
(۱۰۸۹)	حسن محمد	ضلع شاہپور
(۱۰۹۰)	محمد یٰسین	پٹیالہ
(۱۰۹۱)	تاج خاں	ضلع آگرہ
(۱۰۹۲)	اہلیہ شیخ سوداگر	ضلع لاہور
(۱۰۹۳)	اہلیہ مہر الدین	ضلع گورداسپور
(۱۰۹۴)	عبدالخالق	ضلع پشاور
(۱۰۹۵)	کریم بخش	〃
(۱۰۹۶)	حسن الدین	ضلع سیالکوٹ
(۱۰۹۷)	محمد علی خاں	ضلع ہوشیارپور
(۱۰۹۸)	والدہ محمد علی خاں	〃
(۱۰۹۹)	اہلیہ صاحبہ سید علی محمد	چھاونی جالندھر
(۱۱۰۰)	شیخ شیر محمد	بالیسر
(۱۱۰۱)	رحمت اللہ خاں	〃

ستمبر ۱۹۲۳ء

نمبر	نام	مقام
(۱۱۰۲)	منشی خاں	ضلع ایٹہ
(۱۱۰۳)	اہلیہ 〃 〃	〃 〃
(۱۱۰۴)	غلام محی الدین	کوئٹہ
(۱۱۰۵)	والدہ صاحبہ عبدالواحد خاں	ضلع امرتسر
(۱۱۰۶)	دادی صاحبہ 〃 〃	〃 〃
(۱۱۰۷)	ہمشیرہ صاحبہ 〃 〃	〃 〃
(۱۱۰۸)	بھاوجہ صاحبہ 〃 〃	〃 〃
(۱۱۰۹)	عبدالعزیز	امرتسر
(۱۱۱۰)	سلطان احمد	ضلع گجرات
(۱۱۱۱)	محمد الدین	ضلع شاہپور
(۱۱۱۲)	نور الدین	ضلع جالندھر
(۱۱۱۳)	اہلیہ 〃	〃
(۱۱۱۴)	ہمشیرہ اصغر علی	لاہور
(۱۱۱۵)	اہلیہ نظام الدین	ضلع جالندھر
(۱۱۱۶)	نور محمد	〃
(۱۱۱۷)	محمد یعقوب	〃
(۱۱۱۸)	سید بیگم	سیالکوٹ
(۱۱۱۹)	ماسٹر لال دین	ضلع لائل پور
(۱۱۲۰)	اہلیہ صاحبہ خدا بخش	گجرات
(۱۱۲۱)	عبداللہ	ضلع لدہانہ
(۱۱۲۲)	اہلیہ 〃	〃
(۱۱۲۳)	شبیر احمد خاں	ضلع سیالکوٹ
(۱۱۲۴)	اللہ بچایا	علاقہ سندھ
(۱۱۲۵)	محمد یوسف	〃
(۱۱۲۶)	محمد بخش مہر	ضلع گوجرانوالہ
(۱۱۲۷)	پیروز	علاقہ سندھ
(۱۱۲۸)	اہلیہ غلام محمد	برہما
(۱۱۲۹)	بھاگ خاں	ضلع سیالکوٹ
(۱۱۳۰)	اہلیہ مستری مختار احمد	ضلع گورداسپور
(۱۱۳۱)	سومر خاں	علاقہ سندھ
(۱۱۳۲)	محمد شریف پٹواری	ضلع لاہور
(۱۱۳۳)	اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب	مری
(۱۱۳۴)	عبدالرحمٰن	علاقہ سندھ
(۱۱۳۵)	محمد حسن	مرادآباد
(۱۱۳۶)	اہلیہ چوہدری قاسم علی	ضلع گورداسپور
(۱۱۳۷)	سید چراغ شاہ	ضلع شاہپور
(۱۱۳۸)	اہلیہ 〃	〃 〃
(۱۱۳۹)	محمد علی	〃 لاہور
(۱۱۴۰)	محمد یونس	علاقہ سندھ
(۱۱۴۱)	نذیر احمد	ضلع سیالکوٹ
(۱۱۴۲)	غلام محمد	〃
(۱۱۴۳)	مولوی محمد شفیع	لاہور
(۱۱۴۴)	محمد ابراہیم	ضلع سیالکوٹ
(۱۱۴۵)	شیخ عبدالکریم	بڑودہ
(۱۱۴۶)	حبیب احمد	کلکتہ
(۱۱۴۷)	نواب خاں	امرتسر
(۱۱۴۸)	فتح محمد	ضلع شیخوپورہ
(۱۱۴۹)	عبدالغفور	سرحد
(۱۱۵۰)	میاں امام بخش	لودھیانہ
(۱۱۵۱)	قاضی محمد صادق	لاہور
(۱۱۵۲)	قدیر احمد	ضلع گجرات
(۱۱۵۳)	مبارک	خیرپور میرس
(۱۱۵۴)	غلام حیدر	ضلع گجرات
(۱۱۵۵)	محمد شفیع	〃 لاہور
(۱۱۵۶)	سید محمد علی	〃 گورداسپور
(۱۱۵۷)	نور محمد بالیسر	بالیسر
(۱۱۵۸)	کریم بخش	ڈیرہ دون
(۱۱۵۹)	پیر محمد	ضلع گوجرانوالہ
(۱۱۶۰)	میر البیبی	سیلون
(۱۱۶۱)	حسین	〃
(۱۱۶۲)	محمد قاسم	〃
(۱۱۶۳)	علی	〃
(۱۱۶۴)	محمد علی	ضلع جہلم
(۱۱۶۵)	سید امیر شاہ	سرگودہا
(۱۱۶۶)	جنت بی بی	ضلع لودیانہ
(۱۱۶۷)	مولوی عبدالخالق	〃 لائل پور
(۱۱۶۸)	نذیر احمد	〃
(۱۱۶۹)	عبدالغنی	〃
(۱۱۷۰)	بشیر احمد	〃
(۱۱۷۱)	مجید احمد	〃
(۱۱۷۲)	نذیرہ بیگم	〃
(۱۱۷۳)	سردار بیگم	〃
(۱۱۷۴)	مجیدہ بیگم	〃
(۱۱۷۵)	بشرہ بیگم	〃
(۱۱۷۶)	زینب بی بی	〃
(۱۱۷۷)	اللہ دین	ضلع شاہپور
(۱۱۷۸)	عبدالمالک	〃 〃
(۱۱۷۹)	دولت بی بی	〃 〃

اکتوبر ۱۹۲۳ء

نمبر	نام	مقام
(۱۱۸۰)	ہمشیرہ مولا بخش	ضلع جہلم
(۱۱۸۱)	محمد الیاس	علاقہ سندھ
(۱۱۸۲)	محمد رمضان	〃 〃
(۱۱۸۳)	محمد ابراہیم	〃 〃
(۱۱۸۴)	منور دین	راولپنڈی
(۱۱۸۵)	غلام محمد	ضلع گجرات
(۱۱۸۶)	اہلیہ 〃	〃 〃
(۱۱۸۷)	محمد یوسف	کانپور
(۱۱۸۸)	احمد دین	ضلع ملتان
(۱۱۸۹)	اے ناگو بچائی	سیلون
(۱۱۹۰)	الیس ستان	سیلون
(۱۱۹۱)	محمد حسین	کراچی
(۱۱۹۲)	ملک اللہ بخش	ضلع جہلم
(۱۱۹۳)	احمد رضا	ضلع ڈیرہ غازیخاں
(۱۱۹۴)	مساۃ اللہ جوائی	ضلع گجرات
(۱۱۹۵)	غلام محمد	〃 ملتان
(۱۱۹۶)	اہلیہ محمد یعقوب	فیروزپور
(۱۱۹۷)	عبدالغفار خاں	ضلع فرخ آباد
(۱۱۹۸)	محی الدین خاں	〃 〃
(۱۱۹۹)	عبدالغنی	سرحد
(۱۲۰۰)	شیخ محمد یعقوب	شملہ
(۱۲۰۱)	اہلیہ امیر بخش	علاقہ سندھ
(۱۲۰۲)	چوہدری محمد دین	ضلع سیالکوٹ
(۱۲۰۳)	محکم الدین	میدان پور
(۱۲۰۴)	غلام نبی	ضلع سیالکوٹ
(۱۲۰۵)	قاضی محمد حسین	〃 گورداسپور
(۱۲۰۶)	بدر الدین	〃
(۱۲۰۷)	فصیح الدین	لاہور
(۱۲۰۸)	خان محمد	ضلع گجرات
(۱۲۰۹)	حافظ امام علی	〃 جہلم
(۱۲۱۰)	رحیم بخش	ضلع سیالکوٹ
(۱۲۱۱)	محرم	نوابشاہ سندھ
(۱۲۱۲)	محمد الیاس	ضلع شیخوپورہ
(۱۲۱۳)	محمد عمر	لاہور
(۱۲۱۴)	اکبر خاں	ضلع کیمبل پور
(۱۲۱۵)	اہلیہ محمد نذیر	〃 لاہور
(۱۲۱۶)	امام الدین	〃 گجرات
(۱۲۱۷)	رحمت علی	لائل پور
(۱۲۱۸)	رحم بخش	ضلع گورداسپور
(۱۲۱۹)	اہلیہ محمد اللہ داد	〃 〃
(۱۲۲۰)	والدہ 〃 〃	〃 〃
(۱۲۲۱)	سلطان محمد	〃 گوجرانوالہ
(۱۲۲۲)	برکت علی	بھیرہ
(۱۲۲۳)	محمد اصغر علی	گجرات
(۱۲۲۴)	سردار خاں	ضلع متھرا
(۱۲۲۵)	غیاث محمد	〃 〃
(۱۲۲۶)	اہلیہ عبدالسبحان	ریاست پٹیالہ
(۱۲۲۷)	عطا محمد	ضلع ہوشیارپور
(۱۲۲۸)	وزیر بیگم	〃 گورداسپور

مختصر ضروری خبریں

چین میں تباہ کن سیلاب

چین میں جو سیلاب آیا ہے اس سے اب تک تیرہ ہزار اشخاص کی اموات کا اندازہ ہوا ہے اور ان صوبوں میں ڈیڑھ کروڑ لوگوں پر اثر ہوا ہے ؛

مصر کی حالت

لنڈن ۱۰ راگست قاہرہ کی پولیس نے زاغلول پاشا پر حملہ کے سلسلے میں کئی شخصوں کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پاشائے موصوف کے قتل کی سازش میں سابق خدیو کا ہاتھ تھا۔ خدیو سنہ ۱۹۲ء سے مصر کے تخت پر متمکن ہونے کے لئے کوشش کر رہا ہے ؛

ہسپانیہ کی صلح جوئی

لنڈن ۱۵ راگست۔ ہسپانیہ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہسپانیہ امیر ریف عبدالکریم کے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہے۔ ہسپانوی نمائندہ صلح نے مراکو روانہ ہونے سے پیشتر ہسپانیہ کے شہنشاہ اور وزیر اعظم سے ملاقات کی اگر ہسپانیہ صلح جوئی میں کامیاب ہو گیا تو وہ اپنی افواج مراکو سے واپس ہٹا لے گا ؛

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

لنڈن ۱۴ راگست۔ شہزادہ اور شہزادی کناٹ کی آئندہ موسم سرما میں ہندوستان میں تشریف آوری پر بحث کرتا ہوا لنڈن سٹار رقمطراز ہے۔ کہ اس بات پر یقین لانے کی وجہ موجود ہے۔ کہ شہزادہ آرتھر آخرکار ہندوستان کے وائسرائے مقرر کئے جائیں گے ؛

مادرزاد بہرے کی قوت شنوائی

سوئٹزرلینڈ کے علماء سائنس کو اس واقعہ نے حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ کہ ایک شخص ایسا دیکھا گیا ہے۔ جو مادرزاد بہرا ہے۔ لیکن وہ ریڑھ کی ہڈی کے ذریعہ گانا سنتا ہے۔ وہ ایک جلسہ سرود میں شامل ہو کر بڑے لطف سے گانا سن رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ میری ریڑھ کی ہڈی ایک قسم کا آلہ برقی معلوم ہوتی ہے۔ میں صاف طور پر دیکھتا ہوں۔ کہ اصوات نغمہ لہروں کی طرح سے میرے دماغ کی طرف صعود کرتی ہیں۔ ان سے ایک خاص احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ احساس مجھے بے حد مسرور کرتا ہے ؛

پارہ سے سونا

لنڈن ۲۴ رجولائی۔ برلن کے دو سائنسدان پروفیسروں نے پارہ سے سونا بنایا ہے ؛

لنڈن میں گرانی

لنڈن ۷ راگست۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ دوشنبہ سے آدھ پاؤ وزن کی روٹی کی قیمت ۹۰ ہوگی ؛

خواتین ہند کا جلسہ

بیگم صاحبہ سر میاں محمد شفیع صاحب کے زیر صدارت ہندوستان کے مختلف حصوں کی خواتین کا جلسہ شملہ میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ مجالس وضع قوانین کے انتخابات میں حصہ لینے میں عورتوں پر جو قیود عائد کی گئی ہیں۔ وہ فوراً رفع کر دی جائیں۔ اور قانون حکومت ہند کے ماتحت جو قوانین وضع کئے گئے ہیں۔ ان کی ترمیم کیجائے جلسے میں ایک مجلس مقرر ہوئی۔ جس نے مجلس تحقیقات اصلاحات کو یادداشت ارسال کی ہے۔ کہ عورتوں پر صنف کے لحاظ سے کوئی قید روا نہ رکھی جائے ؛

بھرتپور کے متعلق مسلمانوں کے ارادے

دہلی سے ایک شخص نے اخبارات میں بذریعہ تار اعلان کرایا ہے۔ کہ بھرتپور نے مسجدوں کے انہدام سے مسلمانوں کے احساسات کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کے متعلق ویسرائے سے درخواست کی گئی ہے کہ ضروری تدابیر اختیار کرے۔ اگر کوئی تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہم بھرتپور کو جتھے روانہ کرنے پر مجبور ہوں گے ؛

پانصد اکالیوں کا شہیدی جتھہ بھائی پھیرو میں

پانچسو اکالیوں کا شہیدی جتھہ جو شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے بھائی پھیرو کو روانہ کیا گیا تھا۔ حکام کے احکام کی نافرمانی کرنے کے بعد پرامن طریق پر گرفتار ہو گیا ؛

نکل کی اٹھنیاں بند

کنٹرولر آف کرنسی کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء سے نکل کی اٹھنی کو واپس کر لیا ہے۔ اس لئے یہ سکہ اس تاریخ سے قانوناً تسلیم نہ کیا جائے گا۔ لیکن سرکاری خزانوں میں یہ اٹھنیاں ایک سال تک اور یعنی ۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء تک لیجائینگی اور اس تاریخ تک سرکاری مطالبات کی ادائیگی یا مبادلہ وغیرہ کے لئے قبول کر لی جائیں گی ؛

فسادات گلبرگہ کے حالات

گلبرگہ ۱۸ راگست فسادات گلبرگہ کی تفصیلی اطلاعوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جب علم کا جلوس نکل رہا تھا۔ تو تین ہندو لڑکوں نے ایک مکان کی چھت سے پانی پھینکا جس پر مسلمانوں نے سوانابیا مندر پر حملہ کیا۔ اور مورتیوں کو توڑ ڈالا۔ بلوائیوں نے دوسرے دن صبح کو خطرناک رویہ اختیار کیا۔ پولیس نے جب واپس جانے پر اصرار کیا۔ تو انہوں نے عزیز اللہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ پولیس فیر کرنے پر مجبور ہوگئی۔ جس میں ایک سرغنہ ہلاک ہوا۔ اور ۹ بلوائی مجروح ہوئے۔ اس کے بعد بلوائیوں نے گلبرگہ کے چار پانچ مندروں کو منہدم کر دیا۔ حضور نظام نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے ؛

خونی بنگال کے ممبران کی گرفتاری

کلکتہ کی خفیہ پولیس نے ایک خاص اطلاع کی موصولی پر چار مکانات کی تلاشی لی۔ اور ۳ بنگالی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ خونی بنگال کے اشتہارات کے دو بنڈل بھی تلاشی میں پکڑے گئے ؛

مہاراجہ بھرتپور کا کتا

مہاراجہ صاحب بھرتپور کا ایک کتا جس کا قد ۱۹ انچ تھا۔ لاہور اور دہلی کے درمیان چلتی گاڑی سے گم ہو گیا۔ جس کے لئے پانچ سو روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

ترکستان میں زلزلہ سے نقصان

آلہ آباد۔ ۲۰ راگست پاؤنیر کا نامہ نگار مقیم مشہد کا ۱۱ راگست کا تار جس میں ضلع فرغانہ (سوویٹ ترکستان) کے زلزلہ کی تفصیلات دی ہوئی ہیں۔ مظہر ہے۔ کہ اہمش کے نواح میں تین گاؤں بالکل برباد ہو گئے۔ اور کئی آدمی ہلاک ہو گئے۔ چار ہزار سے زائد عمارتیں برباد ہو گئیں۔ خانماں برباد آدمیوں کی تعداد ۷۴۴۰ کے قریب ہے ؛

مقتول امریکن قنصل کا جنازہ

طہران ۱۷ راگست۔ صبح پریڈ کے میدان میں سلامی اتارنے اور پورا فوجی اعزاز کئے جانے کے بعد مقتول امریکن قنصل میجر ایمبری کی لاش مع ان کی بیوہ کے طہران سے روانہ ہوئی۔ ایرانی فوج کا دستہ بطور بدرقہ اس کے ہمراہ ہو گیا۔ لاش بندر گاہ بوشہر پر جہاز میں منتقل کر دی جائے گی۔ اور امریکہ پہنچائی جائیگی تمام اخراجات حکومت ایران برداشت کرے گی ؛

روہرد کا علاقہ خالی ہو رہا ہے

فرانسیسی فوجوں نے آفنبرگ اور آپنویر کو خالی کر دیا ہے ؛

لارڈ گرے کا استعفاء

آکسفورڈ۔ ۲۰ راگست۔ وائی کاونٹ گرے آف فیلڈن سابق وزیر خارجہ نے دیوان خاص کی لبرل پارٹی کی لیڈری سے استعفاء دیدیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیاسیات سے وائی کاونٹ موصوف کی علیحدگی آنکھوں کی تکلیف کے باعث ہے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)